انتخاب: عبدالحی اردو اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

# دنیا کی بے ثباتی

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک اثر آفریں خطبہ

میں تمہیں دنیا سے ڈراتا ہوں، اس لیے کہ یہ بظاہر شیریں و خوشگوار، تر و تازہ و شاداب ہے۔ نفسانی خواہشات اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں، وہ اپنی جلد میسر آجانے والی نعمتوں کی وجہ سے لوگوں کو محبوب ہوتی ہے اور اپنی تھوڑی سی (آرائشوں) سے مشتاق بنا لیتی ہے، وہ (جھوٹی) امیدوں سے سجی ہوئی اور دھوکے اور فریب سے بنی سنوری ہوئی ہے، نہ اس کی مسرتیں دیرپا ہیں اور نہ اس کی ناگہانی مصیبتوں سے مطمئن رہا جا سکتا ہے۔ وہ دھوکے باز، ضرر رساں، ادلنے بدلنے والی اور فنا ہونے والی ہے، ختم ہو جانے والی اور مٹ جانے والی ہے، کھا جانے اور ہلاک کر دینے والی ہے۔ جب یہ اپنی طرف مائل ہونے والوں اور خوش ہونے والوں کی انتہائی آرزوؤں تک پہنچ جاتی ہے۔ تو بس وہی ہوتا ہے جو اللہ سبحانہٗ نے بیان کیا ہے، اس دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے —— "جیسے وہ پانی جسے ہم نے آسمان سے اُتارا تو زمین کا سبزہ اس سے گھُل مل گیا اور (اچھی طرح پھلا پھولا) پھر سوکھ کر تنکا تنکا ہو گیا جسے ہوائیں (اِدھر سے اُدھر) اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے" ——

جو شخص اس دنیا کا آرام پاتا ہے تو اس کے بعد اس کے آنسو بھی بہتے ہیں، اور جو شخص دنیا کی مسرتوں کا رُخ دیکھتا ہے وہ مصیبتوں میں دھکیل کر اس کو اپنی بے رُخی بھی دکھاتی ہے، اور جس شخص پر راحت و آرام کی بارش کے ہلکے ہلکے چھینٹے پڑتے ہیں اس پر مصیبت و بلا کی دھواں دھار بارشیں بھی ہوتی ہیں، یہ دنیا ہی کے مناسب حال ہے کہ صبح کو کسی کی دوست بن کر (اس کا دشمن سے) بدلہ چکائے اور شام کو یوں ہو جائے کہ گویا کوئی جان پہچان ہی نہ تھی، اگر اس کا ایک جنبہ شیریں و خوشگوار ہے تو دوسرا حصہ تلخ اور بلا انگیز۔ جو شخص بھی دنیا کی تر و تازگی سے اپنی کوئی تمنا پوری کرتا ہے تو وہ اس پر مصیبتوں کی مشقتیں بھی لا دیتی ہے۔ جسے امن و سلامتی کے پر و بال پر شام ہوتی ہے تو اسے صبح خوف کے پروں پر ہوتی ہے۔ وہ دھوکے باز ہے اور اس کی ہر چیز دھوکا، وہ خود بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اس میں رہنے والا بھی فانی ہے۔ اس کے کسی زاد میں سوا زادِ تقویٰ کے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اس سے جو شخص کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لیے راحت کے سامان بڑھا لیتا ہے اور جو

دُنیا کو زیادہ سمیٹتا ہے وہ اپنے لیے تباہ کن چیزوں کا اضافہ کر لیتا ہے (حالانکہ) اسے اپنے مال و مطاع سے سے بھی جلد ہی الگ ہونا ہے،

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دنیا پر بھروسہ کیا اور اس نے انہیں مصیبتوں میں ڈال دیا اور کتنے ہی اس پر اطمینان کیے بیٹھے تھے جنہیں اس نے پچھاڑ دیا، اور کتنے ہی رعب و طنطنہ والے تھے جنہیں حقیر و پست بنا دیا اور کتنے ہی نخوت و غرور والے تھے جنہیں ذلیل کر کے چھوڑا۔ اس کی بادشاہی دست بدست منتقل ہونے والی چیز ہے۔ اس کا سرچشمہ گدلا، اس کا خوشگوار پانی کھاری، اس کی حلاوتیں ایلوا کے مانند تلخ ہیں۔ اس کے کھانے زہر ہلاہل اور اس کے اسباب و ذرائع کے سلسلے بودے ہیں۔ زندہ رہنے والا معرض ہلاکت میں ہے اور تندرست کو بیماریوں کا سامنا ہے۔ اس کی سلطنت چھن جانے والی، اس کا زبردست زیردست بننے والا، مالدار بدبختیوں کا ستایا ہوا اور ہمسایہ لٹا لٹایا ہوا ہے ـــــ پھر اس کے بعد سکرات اور یوم جزا میں پیش ہونے کے مشکل مراحل درپیش ہوں گے "تاکہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور ان لوگوں کو اچھی جزا سے نوازے جنہوں نے نیک رویہ اختیار کیا ہے۔" (سورۃ النجم ۳۱)

کیا تم انہی سابقہ لوگوں کے گھروں میں نہیں بستے جو لمبی عمروں والے، پائیدار نشانیوں والے، بڑی بڑی امیدیں باندھنے والے، زیادہ گنتی و شمار والے اور بڑے لاؤ لشکر والے تھے؟ وہ دنیا کی کس کس طرح پرستش کرتے رہے اور اسے آخرت پر کیسا کیسا ترجیح دیتے رہے۔ پھر بغیر کسی ایسے زاد و راحلہ کے جو انہیں راستہ طے کر کے منزل تک پہنچاتا، چل دیئے، کیا تمہیں کبھی یہ خبر پہنچی ہے کہ دنیا نے ان کے بدلے میں کسی فدیہ کی پیشکش کی ہو یا انہیں کوئی مدد پہنچائی ہو یا اچھی طرح ان کے ساتھ رہی ہو؟ بلکہ اس نے تو ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے آفتوں سے انہیں عاجز و درماندہ کر دیا اور لوٹ لوٹ کر آنے والی زحمتوں سے انہیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور ناک کے بل انہیں خاک پر پچھاڑ دیا اور اپنے کھروں سے کچل ڈالا اور ان کے خلاف حوادث زمانہ کا ہاتھ بٹایا

تم نے تو دیکھا ہے کہ جو ذرا دنیا کی طرف جھکا اور اسے اختیار کیا اور اس سے لپٹا تو اس نے (اپنے تیور بدل کر) ان سے کیسی اجنبیت اختیار کر لی یہاں تک کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے جدا ہو کر چل دیئے اور اس نے انہیں بھوک کے سوا کچھ زاد راہ نہ دیا اور ایک تنگ جگہ کے سوا کوئی ٹھہرنے کا سامان نہ کیا اور سوا گھپ اندھیرے کے کوئی روشنی نہ دی اور ندامت کے سوا کوئی نتیجہ نہ دیا، تو کیا تم اسی دنیا کو ترجیح دیتے ہو یا اسی پر مطمئن ہو گئے ہو یا اسی پر مرے جا رہے ہو؟ ـــــ ارشاد خداوندی ہے: "جو لوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں اُن کی کارگذاری کا سارا پھل ہم یہیں اُن کو دیدیتے ہیں اور اس میں اُن کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی، مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے (وہاں معلوم

ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔" (سورۃ ہود: ۱۵، ۱۶) ——— جو دنیا پر بے اعتماد نہ رہے اور اس میں بے خوف و خطر ہو کر رہے، اس کے لیے یہ بہت بُرا گھر ہے۔

جان لو اور حقیقت میں تم جانتے ہی ہو کہ (ایک نہ ایک دن) تمہیں دنیا کو چھوڑنا ہے اور یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ اُن لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو کہا کرتے تھے کہ ہم سے قوت و طاقت میں کون زیادہ ہے، انہیں لاد کر قبروں تک پہنچایا گیا مگر اس طرح نہیں کہ انہیں سوار سمجھا جائے اُنہیں قبروں میں اتار دیا گیا مگر وہ مہمان نہیں کہلاتے، پتھروں سے ان کی قبریں چُن دی گئیں اور خاک کے کفن ان پر ڈال دیئے گئے اور گلی سڑی ہڈیوں کو اُن کا ہمسایہ بنا دیا گیا ہے، وہ ایسے ہمسائے ہیں کہ جو پکارنے والے کو جواب نہیں دیتے اور نہ زیادتیوں کو روک سکتے ہیں اور نہ رونے دھونے والوں کی پروا کرتے ہیں، اگر بادل (جھوم کر) ان پر برسیں تو خوش نہیں ہوتے، اور قحط آجائے تو اُن پر مایوسی نہیں چھا جاتی، وہ ایک جگہ ہیں مگر الگ الگ، وہ آپس میں ہمسائے ہیں مگر دُور دُور، پاس پاس ہیں مگر میل ملاقات نہیں، قریب قریب ہیں مگر ایک دوسرے کے پاس نہیں پھٹکتے، وہ بردبار بنے ہوئے بے خبر پڑے ہیں، ان کے بغض و عناد ختم ہو گئے اور کینے مٹ گئے، نہ اُن سے کسی ضرر کا اندیشہ ہے نہ کسی تکلیف کے دور کرنے کی توقع ہے ——— ارشاد باری تعالیٰ ہے: سو دیکھ لو اُن کے مسکن پڑے ہوئے ہیں جن میں ان کے بعد کم ہی کوئی بسا ہے آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے" ——— انہوں نے زمین کے اوپر کا حصہ اندر کے حصے سے اور کشادگی اور وسعت تنگی سے اور گھر بار پردیس سے اور روشنی اندھیرے سے بدل لی ہے، اور جس طرح ننگے پَیر اور ننگے بدن پیدا ہوئے تھے ویسے ہی زمین میں (پیوند خاک ہو گئے اور اس دُنیا سے صرف عمل لے کر ہمیشہ کی زندگی اور سدا رہنے والے گھر کی طرف کوچ کر گئے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے فرمایا ہے: کما بدأنا اول خلق نعیدہ۔ وعدًا علینا انا کنا فاعلین ہ "جس طرح ہم نے مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اُسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے، اس وعدہ کو پورا کرنا ہمارے ذمّہ ہے اور ہم اسے ضرور پورا کر کے رہیں گے"۔


موتمر المصنفین کی عظیم تاریخی پیشکش

امام اعظم ابو حنیفہؒ کا نظریہ انقلاب و سیاست

تصنیف: مولانا عبدالقیوم حقانی

سیاست کا اسلامی مفہوم اور تشریح، امام ابو حنیفہؒ کا سیاسی مسلک و کردار، سیاسی تجربے اور کارنامے، ایک ہمہ گیر انقلابی تحریک اور منضبط سیاسی جماعت کی ضرورت، تشکیل اور نصب العین، فقہ حنفی کی قانونی جامعیت، سیاست میں شرافت کا اصول، جبر و ظلم کے مقابلے میں استقامت و پامردی، موجودہ دور میں سیاسی عمل کے رہنما اصول اور دیگر کئی ایک اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث ——— قیمت ۶ روپے

موتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پشاور